نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کی تعظیم اور آپ سے سچی محبت کی فضیلت اور اس کا اجر و ثواب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ فِينَا رَسُولَهُ مُحَمَّدًا الْأَمِينَ، وَأَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَالْحَقِّ الْمُبِينِ، فَكَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَحْسَنُ النَّاسِ خَلْقًا، وَأَعْظَمُهُمْ خُلُقًا، فَاللَّهُ زَادَ مُحَمَّدًا تَعْظِيمًا، صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ،

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! صُلحِ حُدَیبِیَہ کے موقع پر قریش نے عُروہ ابن مسعود کو اپنا مذاکرات کار منتخب کیا اور ان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بات چیت کیلئے بھیجا جب وہ خدمت اقدس میں پہونچے تو انہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طرز عمل کا جائزہ لیا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صحابۂ کرام کے بے انتہا احترام اور ان کی عقیدت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے بہر حال جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو انہوں نے ان سے جو باتیں کہیں ان میں یہ بات بھی تھی: میری قوم کے لوگو! بخدا میں بہت سے بادشاہوں کے پاس وفد کے طور پر جا چکا ہوں اور میں قیصر و کِسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی جا چکا ہوں۔ واللہ میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ

اس کے ساتھی اُس کی اتنی تعظیم وتوقیر کرتے ہوں جتنی محمد کے اصحاب محمدﷺ کی کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ جب وہ کوئی حکم دیتے تواس حکم کی بجاآوری کے لیے سب دوڑ پڑتے اور جب وضوکرتے تو ایسا لگتا تھا کہ ان کے وضو کے پانی کے لیے لوگ لڑ پڑیں گے اور وہ جب کچھ بولتے توسب خاموشی سے ان کی بات سننے لگتے تھے۔ اور فرطِ تعظیم کے سبب انہیں نظر بھر کر نہیں دیکھتے تھے[1] جی ہاں میرے بھائیو! یقیناً تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی رحمت ﷺ کا بہت زیادہ احترام کرتے اور انتہائی تعظیم و محبت کا معاملہ کرتے کیونکہ ان کو یقین تھا کہ آپ ﷺ سے محبت کرنا اور آپ ﷺ کی محبت کو ہر چیز کی محبت پر مقدم رکھنا کمال ایمان کا حصہ ہے، اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے سچے متبعین کا یہی حال تھا کہ وہ اپنے نبی سے بہت زیادہ محبت کرتے اور ان کی بے انتہا توقیر و تعظیم کرتے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور پیرو کاروں کی یہی کیفیت تھی کہ وہ ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہوگئے اور ان کی عقیدت میں اور ان کی پاکیزہ رسالت کی تعظیم میں سچی پیروی کی باری تعالی کا ارشاد ہے: (قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ)[2]. حواریوں نے کہا ہم اللہ کے (دین کے) مدد گار ہیں ہم اللہ پر ایمان لاچکے ہیں اور آپ گواہ رہیۓ ہم فرمانبردار ہیں، پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے بڑے فضل وانعام کا وعدہ فرمایا اور رسول اکرم ﷺ کی آمد کی

---

(١) البخاري : ٢٧٣١.
(٢) آل عمران : ٥٢.

خوش خبری دی پس اپنے وقت پر اس بشارت کا ظہور ہوااور حضور خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ تشریف لائے

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے حبیب ﷺ کے مرتبے کو بے انتہا رفعت بخشی ہے اور آپ کے مقام کو بہت بلند فرمایا ہے نیز آپ کو تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کسی ایسے شخص کو نہیں پیدا فرمایا جو اس کے نزدیک ہمارے نبی محمد ﷺ سے زیادہ مکرم اور محترم ہو اسی طرح اللہ رب العزت نے آپکی صداقت آپ کے قول کی سچائی اور آپ کے نطق کی پاکیزگی کی تعریف کی ہے پس فرمایا: (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى)[١]. اور یہ (نبی) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ تو خالص وَحْی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے اسی طرح خدائے عزّوجلّ نے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کی پاکیزہ عادات، عمدہ خصائل، اورآپ کے اعلی اخلاق کی خوبی اس طرح بیان کی ہے: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)[٢]. اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلی پیمانہ پر ہیں، یقیناً آپ ﷺ اپنے پاکیزہ اخلاق اور اپنے اعمال وکردار میں ایک عظیم قُدوہ اور ایک اعلی نمونہ تھے، نیز اپنی تمام حرکات وسکنات میں ہر قسم کی خوبیوں اور انسانی قدروں کا سرچشمہ تھے آپ ﷺ انتہائی کریم، بہت سخی، ضعیفوں اور کمزوروں پر مہربانی کرنے

---

(١) النجم : ٣ - ٤.

(٢) القلم : ٤.

والے تھے، اور صلہ رحمی کرنے والے نیز اپنے اہل وعیال کے ساتھ شفقت وعنایت فرمانے والے تھے سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کی اس طرح تعریف وتوصیف فرمائی ہے: میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا[1] یقیناً رسول رحمت ﷺ کی پیروی میں دین ودنیا کی کامیابی ہے اور آج کے ماحول میں آپ کے عظیم اخلاق اور پاکیزہ سنتوں کو اپنانے کی ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے

رسولِ اکرم ﷺ سے سچی عقیدت ومحبت رکھنے والو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی عقیدت ومحبت کی بڑی حیرت انگیز اور روشن مثالیں پیش کی ہیں صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم سے زیادہ کسی سے بھی محبت نہیں تھی اور نہ ہی کوئی شخص میری نگاہ میں آپ ﷺ سے زیادہ قابل تعظیم تھا میں آپ کی تعظیم کے سبب آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ پاتا تھا (اسی لئے) اگر مجھ سے آپ کا حلیہ بیان کرنے کو کہا جائے تو نہیں بیان کر پاؤں گا[2] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے بچوں کو بھی نبی کریم ﷺ کی تعظیم ومحبت کی تعلیم دی تھی اور اسی خصلت پر ان کی تربیت کی تھی چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر دیا جب آپ نماز میں مشغول ہوگئے تو میں پیچھے

(١) الترمذي : ٣٦٣٧.
(٢) مسلم : ١٩١.

آگیا نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے مجھ سے پیچھے ہٹنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا: کیا کسی کی یہ مجال ہے کہ وہ آپ کے برابر میں کھڑا ہوکر نماز پڑھے جبکہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ وہ فرماتے ہیں کہ میرے اس جواب سے آپ ﷺ کو بہت مسرت ہوئی اور آپ نے اللہ تعالی سے میرے لئے علم و فہم میں زیادتی کی دعا فرمائی[1] آپ کی ﷺ تعظیم و محبت کے سلسلے میں ہم بھی اپنے اسلاف کے نشاناتِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں، بلاشبہ نبی رحمت ﷺ ہمارے والدین، اہل وعیال، عزیز واقارب اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ہمیں محبوب ہیں لہٰذا ہمیں آپ کی سنتوں پر کسی بھی چیز کو فوقیت نہیں دینی چاہیے سیرت اور احادیث مبارکہ کے مطالعے سے بالکل نہیں اکتانا چاہیے اور ہر وقت اپنے دل میں ان کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ رکھنا چاہیے پھر ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تعظیم و توقیر اور محبت و اطاعت کا معاملہ کیوں نہ کریں؟ جبکہ خدائے عزّوجلّ نے ہمیں اس کی ترغیب دی ہے اور اس کی برکت سے مقاصد میں کامیابی دینے اور مرادیں پوری کرنے کا وعدہ فرمایا ہے[2]: (فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)[3]. سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے ہیں اور انکی حمایت کی اور انکی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو انکے ساتھ

---

(١) أحمد : ٣٠٦٠.

(٢) تفسير الطبري : (١٠/ ٤٩٧).

(٣) الأعراف: ١٥٧.

بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں یا اللہ یا کریم! ہم کو بھی اپنے حبیب ﷺ سے سچی محبت کی اور آپ کی تعظیم و توقیر کی توفیق دیدے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ***

فَاللَّهُمَّ وَفِّقنا لِطَاعَتِك أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرتنا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنكُمْ)[١].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَرسَلَ إِلَيْنَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، وَجَعَلَهُ مُكَرَّمًا فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَفِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ؛ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اپنے پیارے نبی ﷺ کی اور آپ کے اقوال وافعال کی تعظیم کرنے والو! اللہ جل جلالہ کا فرمان مبارک ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾[1]. (اے لوگو!) اپنے درمیان رسول کے بلا لینے کو ایسا (معمولی) نہ سمجھو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلالیا کرتے ہو اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت ہمارے لئے بیان فرما رہا ہے کہ مقامِ نبوت انتہائی بلند مقام ہے اور آپ ﷺ کے مرتبے کے احترام اور آپ کے مقام کی قدافزائی میں[2] لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے کہ وہ ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد ﷺ کو اس انداز میں پکاریں جس طرح وہ ایک دوسرے کو پکارتے ہیں صحابۂ کرام اور علماء امت کو اس تعلیم اور اس ہدایت کا بہت ادراک تھا چنانچہ انہوں نے اس کے تقاضوں پر پوری طرح عمل کیا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ مسجد نبوی میں

---

(١) النور : ٦٣.
(٢) تفسير الطبري : (٢١/٣٣٩).

اپنی آواز بلند کر رہے ہیں تو انہوں نے ان دونوں کو تنبیہ کی اور فرمایا تم لوگ رسولُ اللہ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو [1]؟ اسی طرح حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ رب العزت نے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنے کی دعوت دی ہے اور آپ ﷺ کے سامنے اپنی آواز پست رکھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ [2]. اے ایمان والو: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے مت بلند کیا کرو اسی طرح اللہ جل جلالہ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو رسول اکرم ﷺ کے ادب واحترام میں آپ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ [3]. یقیناً جو لوگ رسولُ اللہ کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے خوب جانچ کر تقوی کیلئے منتخب کر لیا ہے پس سرور کونین ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا اور آپ کے مقام ومرتبہ کا شعور رکھنا ہمارا فریضہ ہے اور اپنے بچوں اور بچیوں کے دلوں میں اس خصلت کو پختہ کرنا ہماری عظیم ذمہ داری ہے اسی طرح ہمیں ہر وقت بکثرت سے صلاۃ و سلام کا سلسلہ رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عالم بالا میں بھی خصوصی عزت و

---

(١) البخاري: ٤٧٠.

(٢) الحجرات: ٢.

(٣) الحجرات: ٣.

تکریم عطا کی ہے پس اس نے آپ پر صلاۃ اور رحمت نازل فرمائی اسی طرح فرشتے آپ پر صلاۃ بھیجتے ہیں نیز باری تعالیٰ نے زمین والوں پر یہ لازم فرمایا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر خوب کثرت سے صلاۃ وسلام بھیجیں (١) الغرض اللہ جلّ جلالہٗ نے نبی کریم ﷺ کو آسمان وزمین میں خصوصی عزت وتکریم عطا کی ہے اور دونوں جہاں میں عظیم مرتبہ عنایت فرمایا ہے آخر میں دعا ہے کہ الٰہَ العٰلمین ہمارے دلوں کو رسول رحمت کی عقیدت ومحبت سے لبریز کردے اور آپ کی سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(٢). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ،**

---

(١) تفسير الرازي : (١٨١/٢٥).

(٢) الأحزاب : ٥٦.

وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ وَالثَّوَابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى مَرِيضٍ أَوْ يَتِيمٍ، أَوْ طَالِبِ عِلْمٍ أَوْ مِسْكِينٍ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.